نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمتیں نازل ہوتی ہیں (سفیان بن عیینہ)

حیاتِ فقیہ گجرات

جامع الکمالات والحسنات، مرجع الخلائق، عارف باللہ، نمونۂ اسلاف، محبوب العلماء والصلحائ، حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی کے اوراق زندگی

کا مختصر و جامع و حسین گلدستہ

(شیخ الحدیث وسابق صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات)

مؤلف

(مفتی) امتیاز بن اسماعیل چارولیا، وانکانیری، راجکوٹی

فاضل جامعۃ القراءات، کفلیتہ، سورت، گجرات

مدرس؛ مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول

ناشر

مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول، ضلع، جوناگڈھ، گجرات

تفصیلات

☆	اسم کتاب:	حیات فقیہ گجرات
☆	صاحب سوانح:	فقیہ گجرات، مجمع الکمالات والحسنات حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی
☆	مؤلف:	(مفتی) امتیاز بن اسماعیل چارولیا وانکانیری
☆	تعداد صفحات:	۵٦
☆	سن اشاعت:	۱۴۴۴ھ مطابق ۲۰۲۳ء

::: ملنے کے پتے :::

☆ مولانا داؤد صاحب پیر دامت برکاتہم (مہتمم) مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان ، مانگرول، ضلع؛ جوناگڈھ، گجرات، الہند موبائل: ۹۸۲۴۸۳۴۵۳۱	☆ (مفتی) امتیاز وانکانیری (مدرس) مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان ، مانگرول، ضلع؛ جوناگڈھ، گجرات، الہند موبائل: ۹٦٦۲۷۲۵۲۲۵

نمبر شمار	﴿فہرست عناوین﴾	صفحہ نمبر
☆	تقریظ بلیغ : حضرت اقدس مولانا مفتی عباس بسم اللہ صاحب مدظلہ العالی	۷
☆	کلماتِ ابتدائیہ:	۸
☆	ولادت	۱۱
☆	والدمحترم	۱۱
☆	ابتدائی وثانوی تعلیم	۱۲
☆	مکتب کے اساتذۂ کرام	۱۲
☆	دارالعلوم اشرفیہ راندیر کے اساتذۂ کرام	۱۲
☆	بیعت وخلافت	۱۴
☆	خدمتِ شیخ	۱۴
☆	صحبتِ فقیہ الامت	۱۴
☆	تدریسِ کتب	۱۵
☆	تدریس کے باب میں حضرت فقیہ الامتؒ کی ۱۴ نصائح	۱۵
☆	تدریس پر استقامت	۱۷
☆	اسباق کی پابندی	۱۷
☆	تدریسی اصول ومذاق	۱۸
☆	ذوقِ مطالعہ وکتب بینی	۱۹



حضرت اقدس مولانا مفتی عباس بن حافظ داؤد بسم اللہ صاحب مدظلہ العالی

(صدر مفتی و نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل و شیخ الحدیث جامعۃ القراءات، کفلیتہ،)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

ہر زمانے و ہر دور میں عارفین باللہ وخدا رسیدگان بزرگوں کی سوانح عمری کو محفوظ رکھنے کا اہتمام رہا ہے، تاکہ بندگانِ خدا ان کے حالات زندگی سے روشناس ہو کر اپنی زندگی میں بھی ان اخلاقِ حسنہ و اوصاف جمیلہ کو اتارنے والے بنے جن سے ان اولیاء اللہ کی حیات عبارت ہے۔ انہی مقربان بارگاہِ الٰہی میں سے استاذِ محترم، جامع الکمالات، مفسر و محدث حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری ادام اللہ فیوضہم وبارك فی عمرہم بالصحۃ و العافیۃ ہیں۔ چنانچہ سعادت مند حضرات نے حضرت کے تفصیلی حالات زندگی کو بھی جمع کیا ہے، جو کتاب و مضامین کی شکل میں منظر عام پر آچکے ہیں مفتی امتیاز صاحب وانکانیری راجکوٹی حفظہ اللہ (فاضلِ جامعۃ القراءات، کفلیتہ) نے بھی ان ہی کتاب و مضامین میں سے تلخیص کر کے حضرت کا ایک سوانحی خاکہ تیار کر کے زیرِ نظر کتابچہ میں جمع کیا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جامع موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید علمی و دینی خدمات کے لئے موفق فرمائے، آمین

العبد: (مفتی) عباس داؤد بسم اللہ (دامت برکاتہم)

(صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک
و شیخ الحدیث جامعۃ القراءات، کفلیتہ)

مؤرخہ: ۲۹/ جمادی الاخری ۱۴۴۴ھ

کلماتِ ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ؛ اما بعد

اللہ تعالی نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور اس سلسلہ کی آخری کڑی نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہیں، پھر صحابۂ کرامؓ، تابعینؒ، اتباع تابعینؒ، اور علمائے کرامؒ نے اس کام کی باگ ڈور سنبھالی، ہر زمانہ میں ایسے رجالِ کار پیدا ہوئے جنہوں نے دین کی ترویج واشاعت کے لئے اپنی حیات مستعار کو وقف کر دیا، اور امت کی دینی، علمی، عرفانی، اصلاحی، سماجی خدمات میں اپنی ذات کو محو کر دیا، انہیں اکابرینِ امت میں ایک بڑا نام ”جامع الکمالات و الحسنات، مرجع الخلائق، عارف باللہ، نمونۂ اسلاف، محبوب العلماء والصلحاء، حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی کا ہے“ آپ کا شمار اکابر علماء دیوبند میں ہوتا ہے، آپ اپنے صفات وکمالات، اخلاق و عادات، گفتار و کردار علم و عمل، تقوی و طہارت، اخلاص وللٰہیت، زہد و ورع، وغیرہ صفات حمیدہ میں بعینہ مشائخِ دیوبند کے نقش قدم پر ہیں، دنیا بھر میں لاکھوں افراد آپ سے وابستہ ہیں، علماء و عوام ہر دو طبقے آپ سے مستفید ہو رہے ہیں، آپ شخصی نمائش اور شہرت پسندی سے کوسوں دور رہ کر مختلف النوع دینی خدماتِ جلیلہ میں مسلسل مشغول و منہمک رہتے ہیں،

بندہ حضرت مفتی صاحب کا نہ شاگرد ہے اور نہ ہی خلیفہ، محض ایک ادنی مرید ہے، آپ کے ان سوانحی نقوش کو بروئے کار لانے میں چند مقاصد و وجوہات کارفرما ہیں

(۱) اس سوانح کی برکت سے حضرت کے فیض کا کچھ شمہ زہِ مقدر ہو جائے۔

(۲) اس کی برکت سے بندہ کی صحیح معنی میں اصلاح ہو جائے۔

(۳) اس کی برکت سے حضرت کے خدام میں محض ایک ادنی خادم ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔

(۴) اور آپ کے سوانحی نقوش ملک و بیرونِ ممالک ہر عام وخاص کی خدمت میں پہنچے جس سے آپ کے فیض کا دائرہ مزید وسیع ہو اور لوگوں کو استفادہ کا موقع فراہم ہو۔

(۵) اور سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ حضرت کی زندگی پوری امت مسلمہ اور خاص طور پر آپ کے تلامذہ و مریدین و مسترشدین و متعلقین کے لئے مشعل راہ بن جائے۔

اگر چہ آپ کے تفصیلی حالات وکوائف اور سوانحی نقوش علاقۂ راجکوٹ کے مشہور بزرگ، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے استاذ حدیث و معین مفتی حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی دامت برکاتہم نے ''محمود الفتاوی'' جلد اول کے مقدمہ میں رقم فرمادیے ہیں، لیکن وقت کی نزاکت، مطالعہ سے بیزاری اور اختصار پسند ماحول میں اس کا اختصار ناگزیر معلوم ہوا، اس لئے اس کتابچہ بنام ''حیاتِ فقیہِ گجرات'' میں ''محمود الفتاوی'' کے مقدمہ اور ''اکابر دیوبند نمبر'' جلد دوم وغیرہ سے اختصار کر کے بعض اہم مضامین کو قلمبند کیا گیا ہے

اس کام میں جن حضرات نے معاونت فرمائی، بندہ تہہ دل سے شکر گزار ہے خصوصاً استاذ محترم حضرت اقدس مولانا مفتی عباس بن حافظ داؤد بسم اللہ صاحب دامت برکاتہم کا جنہوں نے کثرتِ مشاغل کے باوجود تقریظ بلیغ رقم فرما کر کتاب پر چار چاند لگا دیے اور سونے پر سہاگہ کر دیا، اللہ تبارک وتعالی استاذ محترم کی سعیٔ بلیغ کو قبول فرمائے۔

اس موقع پر میں اپنے والدین واساتذۂ کرام کو ہرگز فراموش نہیں کرسکتا جن کی محنت وکاوش اور آہ سحر گاہی کے طفیل کچھ لکھنے، پڑھنے کے قابل ہوا، اور زیر نظر کتاب بھی انہیں کی دعاؤں کا صلہ وثمرہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ان تمام حضرات کو اجر جزیل عطا فرمائے، نیز میرے پیر ومرشد حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی کو دوام صحت وعافیت عطا فرمائے، آپ کے فیوض وبرکات سے ہم تمام کو مالا مال فرمائے، اور آپ کے ان سوانحی نقوش کو پوری امت اور خاص طور پر آپ کے تلامذہ ومتوسلین اور متعلقین کے لئے مشعلِ راہ بنائے، اور آپ کے فیض سے پورے عالم کو فیضیاب فرمائے۔ آمین۔

بجاہِ سید المرسلین۔

حررہ العبد المذنب؛ امتیاز راجکوٹی عفی عنہ

۱۵ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ

مطابق ۷ فروری ۲۰۲۳ء بروز منگل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، اما بعد

ولادت

☆ آپ کی پیدائش ۲۷/ ذی القعدہ ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۴/ستمبر ۱۹۴۶ عیسوی بروز منگل رات کو دس بجے خانپور، ضلع بھروچ (گجرات) میں ہوئی

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۴۹، باب اول؛ حالات وکوائف)

والد محترم

☆ والد صاحب کا نام محمد تھا، عالم نہیں تھے، مگر صوم وصلوۃ وتہجد کے پابند ایک دیندار انسان تھے، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ سے بیعت تھے،

۱۹۵۶ عیسوی میں جمعیت علماء ہند کا انیسواں اجلاسِ عام سورت، گجرات میں منعقد ہوا، جس کی مسندِ صدارت کو حضرت مدنیؒ نے رونق بخشی تھی، پھر حضرت مدنیؒ نے ضلع بھروچ کے گاؤں گاؤں کا دورہ فرمایا تھا اس وقت ایک موقع پر مفتی صاحب کے والدین حضرت مدنیؒ کے دستِ بابرکت پر بیعت سے مشرف ہوئے، بچپن میں خود مفتی صاحب نے بھی حضرت مدنیؒ کی زیارت کی ہے۔ (محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۶۵، مقدمہ)

☆ والد صاحب کا انتقال ۱۹۶۸ء میں خانپور میں ہوا، انتقال جمعہ کے روز ہوا جس کی وہ تمنا اوراوروں سے گذارشِ دعا کیا کرتے تھے، موت تک ایک بھی نماز قضاء نہیں ہوئی

،عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے اور فجر کی اذان سنتے سنتے اس فانی دنیا سے تشریف لے گئے ،نہ گھر والوں کو کوئی تکلیف ،نہ پرایوں کو بلکہ صبح میں نیند سے اٹھ کر سب نے جانا کہ انتقال ہو گیا ہے،اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے ، (محمود الفتاوی،ج،ا۔ص،۶۸،۶۹،مقدمہ)

ابتدائی وثانوی تعلیم

☆ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم تختی ،قاعدہ،پارۂ عم،اور ناظرہ قرآن اور اردو وغیرہ اپنے وطن خانپور میں حاصل کی،

مکتب کے اساتذۂ کرام :

(۱) حافظ ابراہیم قاضی صاحب سے تختی اور قاعدہ پڑھا۔

(۲) حافظ حسن شاہ خانپوری سے پارۂ عم اور کچھ ناظرہ پڑھا۔

(۳) مولانا محمد امین اسماعیل قاضی صاحب ٹنکاروی جو دار العلوم اشرفیہ راندیر سورت کے فارغ التحصیل تھے ان سے ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

(محمود الفتاوی،جلد اول،ص ۶۹،مقدمہ)

☆ پھر ۸ مئی ۱۹۵۸ عیسوی میں دار العلوم اشرفیہ (راندیر) میں داخلہ لیا،اور فارسی اول سے دورۂ حدیث تک مکمل درس نظامی کی تعلیم دار العلوم اشرفیہ میں حاصل کی

دار العلوم اشرفیہ راندیر کے اساتذۂ کرام :

(۱) حضرت مولانا یوسف صاحب بودھانیہ رحمۃ اللہ علیہ (کینیڈا) سے درجۂ فارسی پڑھا،

(۲) حضرت مولانا سید محی الدین قاضی صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت مولانا مفتی سید مصلح الدین احمد صاحب بڑودوی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے درجۂ عربی دوم پڑھا۔

(۴) حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ہردیواسنی، پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اصول الشاشی پڑھی۔

(۵) حضرت مولانا حکیم ابوالشفاء حبیب الرحمٰن صاحب صدیقی بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے مرقاۃ، شرحِ تہذیب، مقاماتِ حریری، میزان الطب، قلیوبی، مشکوۃ المصابیح پڑھی۔

(۶) حضرت مولانا آدم صاحب طالعپوری، پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے شرحِ وقایہ، ترجمۂ قرآن پاک، ہدیۂ سعیدیہ، دیوانِ متنبّی پڑھی۔

(۷) حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحب کاوی رحمۃ اللہ علیہ سے مسلم شریف، موطأ محمد، ہدایہ اولین واخیرین، مختصر المعانی، شرحِ عقائد، سراجی، نورالانوار پڑھی۔

(۸) محدّثِ کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر المعانی، ابوداؤد شریف، نسائی شریف پڑھی۔

(۹) برکتِ گجرات حضرت مولانا شیخ محمد رضا اجمیری ثم راندیری رحمۃ اللہ علیہ سے جلالین، بخاری شریف مکمل، ترمذی شریف، موطأ مالک، اور ابنِ ماجہ شریف پڑھی۔

(تلخیص از مقدمۂ محمود الفتاوی، جلد ۱)

☆ آپ نے ۱۳۸۶ھ اور ۱۳۸۷ھ دو سال دارالعلوم دیوبند میں پڑھا، پہلا سال فنون کی تکمیل کی اور دوسرے سال افتاء کی تکمیل فرمائی، افتاء کی کتابیں حضرت فقیہ الامتؒ اور

حضرت مفتی نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۳۸ و ۱۵۷ تا ۱۶۰، مقدمہ، بطریق التلخیص)

بیعت وخلافت

☆ آپ افتاء کے سال ہی سے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ سے بیعت ہو چکے تھے اور پھر شیخ الحدیث صاحب کے حکم سے حضرت فقیہ الامتؒ کی خدمت بابرکت میں رہ کر اپنی اصلاح وتربیت فرماتے رہیں اور انہیں سے خلافت واجازت بیعت سے مشرف ہوئے۔

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۶۱، ۱۶۲، مقدمہ، بطریق التلخیص)

خدمتِ شیخ

☆ آپ کو حضرت شیخ الحدیث صاحب کے قیام ہندوستان کے اکثر رمضان ۱۳۹۰ھ تا ۱۳۹۹ھ حضرت شیخ کی خدمت میں گزارنے کی سعادت حاصل رہی

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۵۴، باب اول: حالات وکوائف)

صحبتِ فقیہ الامت

☆ آپ نے جامعہ ڈابھیل میں تقرری کے بعد اپنے ایام تعطیل حضرت فقیہ الامت کی صحبت میں گزارے، اور یہ زمانہ تقریبا ۳۹ سال کا ہے ۱۳۷۸ھ سے ۱۴۱۷ھ تک کل ۳۹ سال ہوتے ہیں، اس میں آپ ہر سال ایام تعطیل فقیہ الامت کی معیت میں گزارتے تھے، جبکہ دیگر مدرسین اپنے وطن لوٹتے، عید کی خوشیاں اپنے اہل خانہ کے ساتھ مناتے،

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۶۲، ۱۶۳، مقدمہ، بطریق التلخیص)

تدریسِ کتب

☆ آپ نے جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل میں مؤرخہ ۱۶ شوال ۱۳۸۸ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۶۹ء عیسوی بروز دوشنبہ تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور تاہنوز بحمد اللہ جاری وساری ہے۔ (محمود الفتاوی، جلد اول، ص، ۱۶۹، مقدمہ، بتغیر یسیر)

☆ آپ جامعہ ڈابھیل میں ۱۹۸۴ عیسوی سے تاحال یعنی تقریباً ۴۰ سال سے بخاری ثانی کا جامع درس دیتے ہیں۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۶۰، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲، ملخصاً)

☆ آپ تقریباً ۲۰۱۱ء عیسوی میں جامعہ ڈابھیل کے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز المرام ہوئے اور اب تک بخاری شریف اول کا درس بڑی جامعیت کے ساتھ دیتے ہیں۔

تدریس کے باب میں حضرت فقیہ الامتؒ کی ۱۴ نصائح

حضرت مفتی صاحب جب تدریس کے میدان میں قدم رکھنے والے تھے اس وقت حضرت فقیہ الامتؒ نے آپ کو تدریس کے متعلق ۱۴ نصیحتیں فرمائی تھی جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ نے ان پر عمل کر کے اپنی تدریس کو کامیابی تک پہنچایا جو آپ کے متعلقین وشاگردوں سے مخفی نہیں ہے، اگر کوئی مدرس ان پر عمل کرلے تو کامیابی اس کی قدم بوسی کرے گی، اللہ پاک ہر ایک کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

ذیل میں ان ۱۴ نصیحتوں کو نمبروار نقل کیا جاتا ہے:

(۱) عہدہ اور منصب مت طلب کرنا کہ مجھے فلاں کتاب پڑھانے دی جائے یا فلاں منصب حوالہ کیا جائے۔

(۲) پیسے مت مانگنا کہ میری تنخواہ اتنی کردو، یا اس میں اتنا اضافہ کر دیا جائے۔

(۳) اگر کوئی کہے کہ یہ لائق نہیں تو دل سے اس کا اقرار کرنا اور کہنا کہ ہاں بھئی میں تو بالکل لائق نہیں: مگر مدرسہ والوں نے بٹھا دیا ہے، اللہ تعالی مجھے اس کی لیاقت دے، اور کتابوں کا حق مجھ سے کسی طرح ادا کرائے۔

(۴) کوئی طالبِ علم اگر سوال کرے تو شفقت سے اس کا جواب دینا اگرچہ براہِ طعن سوال کرتا ہو۔

(۵) کسی جگہ کتاب سمجھ میں نہ آئے تو دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا، اور مصنفِ کتاب کو ایصالِ ثواب کرنا، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

(۶) دوسرے کی کتاب میں کسی طالبِ علم کو بتانے میں احتیاط کرنا۔

(۷) طلباء سے خدمت نہ لینا، حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے تھے کہ میں اپنے کسی مرید، شاگرد سے خدمت لینا حرام سمجھتا ہوں۔

(۸) طلباء سے اختلاط نہیں چاہئے، اس لئے کہ اس میں مختلف اغراض سے آنے والے ہوتے ہیں۔

(۹) طلباء کا احسان مانوں کہ انہوں نے اپنے قلوب کی زمین آپ کے علم کی تخم ریزی کے لئے ہموار کی، ورنہ آپ کا علم یوں ہی رہتا، اپنا ان پر کوئی احسان نہ سمجھیں۔

(۱۰) طلباء مختلف اغراض سے سوالات کرتے ہیں، کوئی اپنے آپ کو نمایاں کرنے کے لئے، کوئی استاذ کو پریشان کرنے کے لئے، وغیرہ وغیرہ مگر سب کا جواب علیٰ اسلوب الحکیم

دینا، مناظرانہ انداز میں نہیں۔

(۱۱) روزانہ متعلقہ درسی کتاب کے مصنف کو تین مرتبہ" **قل ھو اللہ احد** "پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہنا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

(۱۲) اگر کوئی بات سبق میں غلط کہہ دی جائے تو اس سے رجوع کرنے میں تأمل نہ کرنا۔

(۱۳) مطالعہ کے بغیر کبھی کوئی کتاب نہ پڑھانا۔

(۱۴) اسباق کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر و تلاوت و تسبیحات وغیرہ معمولات کو ترک نہ کرنا۔ (محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۱۶۶، ۱۶۷، مقدمہ)

تدریس پر استقامت

☆ تدریسی خدمات کی وابستگی کے بعد سے اب تک آپ کو عزم و ہمت بن کر پورے استقلال کے ساتھ جامعہ ڈابھیل میں مصروف عمل ہیں اس طویل مدت میں آپ عربی اول سے لیکر دورۂ حدیث شریف تک کی تقریباً تمام کتب درسیہ پڑھا چکے ہیں،

(اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۸۶۱، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲، ملخصاً)

اسباق کی پابندی

☆ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ آپ وعظ و تبلیغ، اور اصلاح و تربیت کی غرض سے ملک و بیرون ممالک کے اسفار بھی کرتے ہیں، مدارس و مساجد کے پروگرام اور دینی و فقہی مجالس میں شرکت فرماتے ہیں اس کے باوجود یہ چیزیں اسباق کی پابندی میں حارج و مخل نہیں ہوتی ہیں، گویا اسباق کی پابندی کا اس درجہ اہتمام ہے

(اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۶۱، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲، ملخصاً)

تدریسی اصول و مذاق

ہر استاذ کا طریقۂ درس قدرے مختلف اور اپنی نوعیت سے ممتاز ہوتا ہے اور ہر ایک کا اپنا کوئی خاص مذاق ہوتا ہے، یہی امور درسی خصوصیات میں شمار کئے جا سکتے ہیں، حضرت مفتی صاحب کے درس کی بعض خصوصیات یہ ہیں۔

(۱) مفتی صاحب کا طریقۂ درس یہ رہا ہے کہ پہلے ہی دن فرما دیتے کہ ہر ایک کو روزانہ سبق کے بقدر عبارت پڑھنا ہوگا، اسی کے مطابق روزانہ باری باری طلباء عبارت پڑھتے، عبارت کی اصلاح پر خوب زور دیتے، کسی کی مجال نہیں تھی کہ غلط عبارت پڑھ کر گذر جائے۔

(۲) زبانی درس کبھی عملی درس کی صورت اختیار کر لیتا ''ہدایہ اول'' میں جب مسواک کا تذکرہ آیا تو باری باری ہر ایک کو حکم فرمایا: ''مسواک بتلایئے'' اسی طرح ہدایہ میں "باب صفة الصلوة" کے موقع پر طلباء سے نماز کی باقاعدہ عملی مشق بھی کراتے تھے اور تقریباً ہر سال اس کا اہتمام فرماتے۔

(۳) اندازِ درس خوب نرالا، حل عبارت اور افہام میں اعلی درجہ کا کمال حاصل ہے، غبی سے غبی طالبِ علم تھوڑی توجہ سے درس سن لے تو کم از کم درس کا خلاصہ ضرور ذہن نشین کر لے۔

(۴) ''ہدایہ اولین'' کا درس سالہا سال دیا اور خوب تحقیق سے پڑھاتے تھے۔

(۵) فرائض آپ کا خصوصی فن ہے، طالبِ علمی کے زمانہ سے اس فن سے مناسبت تھی،

ایک مرتبہ فرمایا؛ پڑھنے کے زمانہ میں عصر کے بعد تفریح کرتے ہوئے اس کی مثالیں مشق کرتا تھا، اس فن کے اصول وفروع اس قدر مستحضر ہیں کہ گویا پورا فن بیک نظر سامنے ہے

(۶) ایک مرتبہ فرمایا؛ ہدایہ پڑھانے کے زمانہ میں میں نے کبھی اس کی اردو شرح کو نہیں دیکھا، اس وقت ''عین الہدایہ'' تھی اس کو بھی نہیں دیکھتا تھا، صرف ایک مرتبہ کتاب الزکوۃ میں " قصب الذریرہ " آیا اس وقت دیکھا۔

(۷) دورانِ درس کسی مناسبت سے بزرگوں کے واقعات و لطائف سنانے کی عادتِ شریفہ رہی ہے، بالخصوص جمعرات کے روز یا کسی طالبِ علم کی تنبیہ پر اس کا خاص اہتمام ہوتا، گاہے گاہے نصائح اور واقعاتِ کثیرہ بیان فرمانے کے بعد جس طالبِ علم کی وجہ سے واقعات کا سلسلہ شروع ہوا اس کے متعلق فرماتے ''یہ شانِ ورود ہے''

(۸) سبق شروع کرنے سے ختم تک پورے گھنٹہ میں کسی خاص ہیئت پر مستقل بیٹھنے کا معمول نہیں ہوتا، البتہ پورے درس میں چہرہ وتوجہ کا التفات ہر جانب طلباء کی طرف برابر رکھتے، جس کی وجہ سے طلباء ہمہ تن گوش اور بچشم سر آپ کی طرف متوجہ رہتے، گاہے گاہے ظرافت و لطافت کے جملے بھی گوش گزار کرتے جس سے درس کا ماحول زعفران زار ہو جاتا۔ طالبِ علم کی درس سے غفلت و بے پروائی یا درس میں سونا کسی حال میں برداشت نہ کیا جاتا اس پر خوب تنبیہ فرماتے۔ (اختصار از محمود الفتاوی جلد اول، ص ۱۷۶ تا ۱۸۰، مقدمہ)

ذوقِ مطالعہ و کتب بینی

آپ کا مطالعہ کتبِ درسیہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ مطالعہ اور کتب بینی کا غیر معمولی شوق

ہے،مطالعہ کی یہ غیر معمولی قوت وصلاحیت زندگی کے ہر دور میں آپ کی شخصیت کا لازمی جزء رہی،اس سے آپ کی روح کو غذا اور دل کو سکون اور قلب کو آسودگی حاصل ہوتی تھی ،ایک مرتبہ فرمایا: فارسی اول پڑھنے کے سال حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتابیں وتقاریر کا مطالعہ کر چکا تھا.......آپ کے غیر معمولی مطالعہ کی گواہی آپ کی ذاتی کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ دیگا،کوئی اہم کتاب کہیں چھپی اور منصۂ شہود پر آئی تو اس کی فراہمی کے لئے بقدرِ امکان کوشش کرتے ،شروع میں اتنی گنجائش نہیں تھی مگر اس کے باوجود گنجائش نکال کر حتی المقدور حصولِ کتاب کے لئے کوشاں رہتے۔

(محمود الفتاوی،جلد اول،ص،۱۸۶،مقدمہ)

نظامتِ تعلیمات وکتب خانہ

☆ آپ جامعہ میں ۱۹۶۹ء عیسوی سے ۱۹۷۳ء عیسوی تک کل پانچ سال ناظم کتب خانہ رہے، تدریس کے ساتھ باحسنِ وجوہ نظامتِ کتب خانہ کے فرائض انجام دئے، تین گھنٹے کتبِ درسیہ پڑھاتے اور تین گھنٹے کتب خانہ میں مقرر تھے، تین گھنٹوں کو آپ نے خوب وصول کیا، مختلف علوم وفنون کی کتب کے مطالعہ میں مشغول رہتے تھے،

☆ اور ۱۹۷۵ء عیسوی سے ۱۹۸۵ء عیسوی تک کل دس سال ناظم تعلیمات رہے، آپ کی نظامت میں جامعہ نے بے مثال ترقی کی ،آپ نے جب اس باب میں قدم رکھا تو جامعہ کے دن بدل گئے ،نظامِ تعلیم وتربیت روبہ ترقی ہوتا گیا، جامعہ کی ترقی کے لئے کس طرح مصروف رہے اور کس طرح آگے چلتے اور بڑھتے رہے اور اس کو بامِ عروج تک

پہنچانے میں آپ کو کیسی تیز وتند ہواؤں اور حوصلہ شکن وصبر آزما حالات کا مقابلہ کرنا پڑا اس کے لئے آپ ہی کے دوارشادِ گرامی ملاحظہ فرمایئے: فرمایا (۱) میں نے جامعہ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دی ہے (۲) اس کا تعلیمی نظام بلند سے بلند کر کے چھوڑا......

آپ کا نظامتِ تعلیم کا دور جامعہ کا زریں اور سنہری دور ہے۔ (محمود الفتاوی، ج۱،ص۱۹۲، مقدمہ)

صدارتِ افتاء

☆ ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ عیسوی میں آپ کو جامعہ ڈابھیل کا صدر مفتی بنایا گیا اور تقریبا ۳۰ سال تک آپ صدارت افتاء کے عظیم منصب پر فائز رہے

☆ آپ کے ہاتھوں سے لکھے گئے فتاوی کی تعداد (۱۴۹۷۱) ہے،

(اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۸۶۳، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

فتوی پر عمل

مفتی صاحب کے مزاج و مذاق کا ایک حصہ فتوی پر عملی زندگی ہے، یہ حصہ نازک ہے، کسی مسئلہ کا حکم لکھنا اور فتوی تیار کرنا آسان کام ہے، لیکن اس فتوی پر پابندی سے خود عمل کرنا مشکل ہے، ہمارے اکابر کے بارے میں پڑھا اور سنا کہ وہ حضرات اپنے نفس کے معاملہ میں متشدد تھے کہ کسی خلافِ اولی فعل کو اپنے لئے گوارا نہ کرتے تھے مگر عام لوگوں کے لئے بڑے نرم تھے ہم نے مفتی صاحب کو ایسا ہی پایا،

جھینگا کھانا جائز ہے یا ناجائز؟ اکابر علماء میں یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے........اس مسئلہ میں مفتی صاحب کا رجحان حضرت فقیہ الامت ؒ کی طرح عدمِ جواز کا ہے اور یہی حکم

فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں، اوراسی کے مطابق آپ کبھی بھی جھینگا نہیں کھاتے (لیکن) اگر کوئی کھاتا ہے تو اس پر نکیر بھی نہیں فرماتے، اس لئے کہ بعض علماء اس کے جواز کے قائل ہیں: گویا اس مسئلہ میں آپ کا عمل اپنے شیخ کے عمل کے مطابق ہے، وہ یہ ہے کہ ایک موقع پر کھاتے وقت دسترخوان پر ایک سالن جھینگا بھی تھا، کسی نے حضرت فقیہ الامتؒ سے پوچھ لیا کہ حضرت آپ یہ نہیں کھاتے؟ تو حضرت نے نہایت ہی جامع ارشاد فرمایا: نہ ایں کارمی کنم نہ انکارمی کنم یعنی میں نہیں کھاتا اور کھانے والے کو روکتا بھی نہیں ہوں (محمود الفتاوی جلد اول، ص ۲۳۹، مقدمہ)

آپ فقیہ النفس ہیں

اللہ تعالی نے آپ کو در بابِ فتاوی وہ مقام عطا فرمایا جو اس دور میں نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہے، حضرت اقدس مولانا سجاد صاحب نعمانی دامت برکاتہم نے اپنی تحریر میں مفتی صاحب کے متعلق "فقیہ النفس" کا لفظ استعمال فرمایا ہے، اس لئے حضرت نعمانی دامت برکاتہم کی تحریر کی روشنی میں کہا جائے کہ آپ "فقیہ النفس" ہیں تو اس کی گنجائش ہے۔

"فقیہ النفس" فقہاء کی ایک اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جسے اللہ تعالی نے فقہ میں کثرتِ ممارست کے بعد ایک ایسا ذوقِ سلیم عطا فرمایا ہو جس کی روشنی میں وہ کتابوں کی مراجعت کے بغیر بھی صحیح نتیجہ تک پہنچ سکتا ہو،

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں:

اللہ تعالی محنت، للّٰہیت اور بزرگوں کی صحبت وتربیت کے نتیجہ میں اپنے خاص بندوں کے قلوب کو وہ کسوٹی عطا فرما دیتا ہے جو صحیح وغلط کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے“

(البلاغ اشاعتِ خاص ۴۱۷)

راقم (مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی) کے خیال میں کسی درجہ میں یہ کسوٹی والی نعمت بزرگوں کی صحبت کی برکت سے مفتی صاحب کو حاصل ہے، دیکھا گیا کہ پیش آمدہ کسی مسئلہ میں کتب فقہیہ کی طرف مراجعت کے بغیر آپ نے کوئی موقف اختیار فرمایا، یا اس مسئلہ پر کوئی رائے قائم فرمائی بعد میں دیگر مفتیانِ کرام نے غور وفکر کیا، یا بعد میں مسئلہ کی مؤید کوئی عبارت ملی جس سے مفتی صاحب کے موقف یا رائے کی تائید ہوتی۔

(مستفاد از محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، مقدمہ)

فقہی عبارتوں سے مسائل کی تخریج

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کو کتب فقہ کی عبارتوں سے مسائل کی تخریج میں بھی اللہ تعالی نے خاص ملکہ عطا فرمایا ہے، اہل علم جانتے ہیں ہر مسئلہ کے لئے صریح جزئیہ کا موجود ہونا ضروری نہیں بعض مرتبہ کوئی جامع عبارت اپنے اندر بے شمار جزئیات کو سمائے ہوئے ہوتی ہے، لیکن یہ جاننا کہ کونسی عبارت ایسی جامع ہے ایسا مشکل کام ہے جو ہر ایک کو حاصل نہیں ہوتا، جن کو فقہ کا ذوقِ سلیم حاصل ہو، طویل عرصہ تک فقہ سے مزاولت رہی ہو، جن پر اللہ تعالی کی عنایات ہوں اس کا کام ہے۔

حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں: میرے

افتاء کے سال ایک سوال آیا کہ مدت رضاعت میں بہن کے لئے بھائی کو دودھ پلانا جائز ہے یانہیں؟ احقر نے اپنی بساط کے مطابق تمام مظان دیکھ لئے مگر کسی جگہ صریح جزئیہ نہیں ملا، حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ''جزئیہ نہیں ملتا'' فرمایا: رضاعت کی تعریف کیا ہے؟ دیکھا تو ان الفاظ میں رضاعت کی تعریف کی گئی ہے ''هو مص الرضيع من ثدى الادمية'' اس پر فرمایا: بہن ''آدمیة'' میں داخل ہے۔

(یہ ہے آپ کی استخراجی صلاحیت کہ مختصر فقہی عبارت سے اہم مسئلہ حل فرمادیا، آپ کی فقہی بصیرت، استخراجی صلاحیت اور فقاہتِ نفس کا بڑے بڑے علماء نے اعتراف کیا ہے)، خاص کر علاقۂ پالنپور کے علماء و مفتیانِ کرام میں آپ کی فقہی بصیرت مسلم ہے، وہ حضرات اہم مسائل میں مفتی صاحب کی طرف رجوع فرماتے ہیں۔

(ماخوذ از مقدمۂ محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۲۳۰)

فتوی میں احتیاط

آپ انتہائی وسیع المطالعہ ہونے کے باوجود اس قدر محتاط ہیں کہ اپنی ذمہ داری پر مسئلہ نہیں لکھتے، اگر وہ مسئلہ کسی کتاب سے لکھا ہوچاہے وہ کتاب ''اردو'' کی ہی کیوں نہ ہو اس کا حوالہ ضرور تحریر فرماتے ہیں، اسی لئے آپ کے فتاوی میں عربی کی طرح اردو کتابوں کے حوالجات بکثرت نظر آویں گے، دراصل یہ احساسِ ذمہ داری کی بات ہے، حوالہ دے کر مفتی بریٔ الذمہ ہوجاتا ہے جیسا کہ علامہ شامی کا اندازِ نگارش ہے ''وہ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں'' کے قائل ہیں، اپنے الفاظ میں بات کم کرتے ہیں زیادہ تر دوسروں کی

عبارتیں نقل کر دیتے ہیں۔ (محمود الفتاوی جلد اول، ص ۲۱۸، ۲۱۹، مقدمہ)

فتاوی و فقہی بصیرت پر اکابر کا اعتماد

☆ مفتی صاحب نے جن اکابر کے زیرِ سایہ تربیت پائی تھی ان میں سرِ فہرست آپ کے محبوب شیخ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ ہیں، جب مفتی صاحب نے ایک استفتاء کا مدلل و مفصل جواب تحریر فرمایا تو اس پر فقیہ الامت نے مسرت کا اظہار فرمایا، اور ان الفاظ میں دادِ تحسین سے نوازا:

☆ آپ کا فتوی ماشاء اللہ بہت جامع اور مفید معلومات پر مشتمل ہے، اور آپ کا طرزِ استدلال نہایت پختہ ہے، کیا اچھا ہو کہ یہ چھپ جائے، دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ (مکتوباتِ فقیہ الامت، جلد ۴، ص ۳۱۳)

☆ مفتیٔ گجرات حضرت سید مفتی عبد الرحیم صاحب لاجپوریؒ کو بھی آپ کے فتاوی پر بڑا اعتماد تھا، زندگی کے اخیری دورِ نقاہت اور بینائی میں کمزوری کے زمانہ میں جب بھی کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو راندیر سے آدمی بھیجتے یا بذریعۂ رقعہ مفتی صاحب کو یاد فرماتے، فتاوی رحیمیہ کی اخیری جلدوں کے فتاوی آپ کی نظر سے گزارنے کے بعد ہی شائع کیے گئے،

☆ جامعہ ڈابھیل میں تشریف آوری کے موقع پر محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوریؒ نے علماء کی مجلس میں فرمایا: کہ اساتذہ کو کسی ایک فن میں مہارت و بصیرت پیدا کرنا ضروری ہے.... طلباء کو فن پڑھانا چاہئے، کتاب نہیں، پھر حضرت مفتی

صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جیسے مولوی احمد کی فقہی بصیرت ہمارے یوپی میں مشہور ہے۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی فقہی بصیرت اور اصابتِ رائے صرف گجرات میں نہیں، بلکہ اس کی صدائے بازگشت یوپی میں بھی سنی گئی۔

☆ ۱۴۱۶ھ میں دورِ حاضر کے کھیلوں میں معروف کھیل (کرکٹ،فٹ بال،ٹینس) کے بارے میں آپ نے مفصل و مدلل فتوی تحریر فرمایا تھا......اس کو حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ نے بہت پسند فرمایا اور ان الفاظ میں تصدیق فرمائی:

الجواب صحیح : ما شاء اللہ بہت عمدہ اور قابلِ عمل جواب ہے اس کی خوب اشاعت کی جائے،احقر کا بھی اس کے متعلق ایک جواب فتاوی رحیمیہ جلد ہفتم ۲۷۵ تا ۲۸۰ پر موجود ہے،مناسب معلوم ہوتو اسے بھی شامل فرمالیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

احقر الانام سید عبدالرحیم لاجپوری غفرلہ ۲۳/ ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

(ماخوذ از مقدمہ محمود الفتاوی، جلد اول،ص،۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ملخصاً)

فقہی بصیرت کا اثر

☆ فقہی بصیرت نے آپ کو جائز وحلال ، مستحب و اولی پر مستحکم کر دیا،اور حرام و ناجائز ،مکروہ و غیر اولی سے صاف بچا لیا،کچھ کمی رہی ہوگی تو شیخین: حضرت شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ اور حضرت فقیہ الامتؒ کی صحبت کیمیا اثر نے دھو مانجھ کر چمکا دیا،جب حرام تو حرام غیر اولی بھی کھٹکنے لگا، تب آپ متقی و مفتی،فقیہ و صوفی ہو گئے۔

(اکابر دیو بند نمبر،جلد دوم،ص ۸۷۱،فکر انقلاب،جنوری،۲۰۲۲)

فتاوی سے رجوع

☆ جدید مسائل کا حل کتب فقہیہ میں صراحۃً نہیں پایا جاتا، بلکہ مفتی کتبِ فقہ سے اخذ و استنباط سے کام لے کر حل پیش کرتا ہے،اس لئے اس میں غلطی کا احتمال بہ نسبت دیگر جوابات کے زیادہ پایا جاتا ہے،علمائے کبار کو بھی ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا ہے ،لیکن جب بھی ان کے سامنے اپنی غلطی واضح ہوگئی تو انہوں نے اپنی رائے سے رجوع فرمالیا

☆ حضرت تھانوی قدس سرہ کے یہاں تو ماہنامہ ''النور'' میں ترجیح الراجح کا ایک مستقل عنوان تھا،اس میں حضرت مرجوع عنہ مسائل کا اعلان فرماتے ،درحقیقت یہ ہمارے حضرات کے تدین وتقوی کی دلیل ہے،

☆ حضرت مفتی صاحب کو ایک آدھ مرتبہ ایسا موقع پیش آیا ہے،امریکہ کی مشہور ''ایم وے'' نامی کمپنی جو عرصۂ دراز سے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی مصنوعات فروخت کررہی ہے اس سلسلہ میں کسی جگہ سے استفتاء آیا،اس میں کمپنی کے طریقۂ کار کی جو نوعیت لکھی تھی اس کے پیشِ نظر آپ نے ''ایم وے'' کمپنی میں شرکت کے جواز کا فتوی تحریر فرمایا،لیکن بعد میں تحقیقات اور دیگر علمائے عرب وہند کے فتاوی سے ''ایم وے'' کمپنی کی دھوکہ بازی اور مال کے استحصال کا پہلو سامنے آیا تو علی الاعلان سابق فتوی سے رجوع فرمالیا،اور ''ایم وے'' کمپنی میں شرکت کے عدمِ جواز کا فتوی صادر فرمایا عدمِ جواز کا اعلان ماہنامہ ''بیانِ مصطفی'' اکل کوا کے ذریعہ کیا۔ (محمود الفتاوی، ج،۱،ص۲۴۰۔۲۴۱)

تفرد سے نفرت، اہل علم سے استفادہ

☆مفتی صاحب کو کسی مسئلہ میں ''تفرد'' اختیار کرنے سے نفرت ہے، اہم مسائل میں اپنے بڑوں کی طرف رجوع فرماتے رہے ہیں، جب تک حضرت فقیہ الامت بقیدِ حیات تھے ان کی تشریف آوری پر اہم استفتاء ان سے استصواب کئے بغیر تحریر نہ کرتے ،ان دنوں میں اگر دیوبند جانے کا اتفاق ہوتا تو اہم استفتاء اپنے ساتھ لے جاتے، وہاں جا کر اس مسئلہ میں حضرت کا عندیہ معلوم کرتے ،اسی طرح حضرت مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوریؒ کی خدمت میں حاضری کے وقت معمول رہا۔

☆ ۱۴۱۹ھ میں ''اکابرینِ گجرات'' نامی گجراتی کتاب کی تکمیل پر اس کے مؤلف حضرت مولانا حکیم عبد الحی کفلیتویؒ کو مبارک بادی پیش کرنے کے لئے ''ویسمہ'' میں ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں مہمانِ خصوصی کے طور پر فقیہ العصر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ (متوفی ۲۰۰۲ء) کو مدعو کیا تھا، اس وقت تین روز قاضی صاحب کا قیام جامعہ (اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل) میں رہا، دیکھا گیا کہ مفتی صاحب بعض مسائل میں ان کے ساتھ تبادلۂ خیال فرما رہے ہیں۔

☆جامعہ ڈابھیل میں فقہ وفتاوی سے تعلق رکھنے والے اہل علم تشریف لاتے تو ان کو دار الافتاء میں ضرور لاتے ہم خدام بھی حاضر ہوتے ،ایسے مواقع میں دیکھا گیا کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ زیر بحث ہوتا، آنے والے عالم صاحب کی بات پوری سنجیدگی اور اہمیت کے ساتھ بغور سنتے۔ (محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۲۴۵، مقدمہ)

طلبائے افتاء کے لئے ایک اہم ضابطہ

☆ حضرت اقدس فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے مشورہ سے آپ نے تدریب افتاء کے طلباء کے لئے ایک ضابطہ یہ بھی بنایا تھا کہ دوران تدریب ایک رمضان المبارک کسی بھی صاحب نسبت شیخ کامل کی خدمت میں گذارا جائے جس کی برکت سے فتوی کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ تقوی بھی پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے حضرت کے کتنے ہی تلامذہ و شاگردان ایسے ہیں جو زمانۂ طالب علمی میں ہی صاحب نسبت بن گئے،

(اکابر دیو بند نمبر، جلد دوم، ص ۸۶۴، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲)

قاضئ محکمۂ شرعیہ

☆ دارالافتاء میں بہ حیثیت صدر مفتی رہتے ہوئے آپ جمعیت علماء ہند کے ذریعے قائم شدہ ”محکمۂ شرعیہ“ (دار القضاء) کے قاضی بھی رہے، آپ نے اپنی مدت کار کے دوران گجرات میں قائم تمام محاکم شرعیہ کی بہ نسبت سب سے زیادہ مقدمات فیصل کئے، جس پر جمعیت علماء ہند کے ذمہ داران نے ایک موقع پر آپ کی وقیع خدمات کا اعتراف کیا۔

(اکابر دیو بند نمبر، جلد دوم، ص ۸۶۳، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲)

خط وکتابت

☆ آپ نے برسہا برس تک ملک کے طول وعرض میں جامعہ کی جانب سے مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور اداروں سے خط وکتابت کا فریضہ انجام دیا

(اکابر دیو بند نمبر، جلد دوم، ص ۸۶۳، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲)

فقیہ الامتؒ کے دیے ہوئے جامع القاب

☆ مفتی صاحب کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ نے خود حضرت فقیہ الامتؒ کے اخص الخواص میں شمار کیا ہے نیز حضرت فقیہ الامتؒ نے اپنے مکتوبات وخطوط میں آپ کو مجمع الحسنات والبرکات، جامع الکمالات، جامع الاخلاق و الاعمال، مجمع الحسنات الظاہرہ والباطنہ جیسے القاب سے مخاطب کیا ہے، اس سے مشائخ کے یہاں آپ کی وقعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ (ماخوذ از محمود الفتاوی، ج ۱، ص ۲۹۵، مقدمہ)

اعتکافِ مسنون

☆ آپ نے حضرت فقیہ الامتؒ کے حکم سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں اعتکاف کا سلسلہ شروع فرمایا، آپ ہر سال اعتکاف فرما کر علماء وعوام کو مستفیض کر رہے ہیں، اور یہ سلسلہ آج تک جاری وساری ہے۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۸۷۷، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲، ملخصاً)

خانقاہِ محمودیہ ڈابھیل

☆ آپ جامعہ ڈابھیل میں رہ کر ''خانقاہ محمودیہ'' کے ذریعہ اصلاح وارشاد کا بہت ہی اہم کام کر رہے ہیں، جس سے ہزاروں، لاکھوں مریدین وسالکین اور تشنگان معرفت آپ سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۸۷۷، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲، ملخصاً)

آپ کا فیض چہار دانگِ عالم میں

☆ اللہ تعالی نے آپ کو ظاہری وباطنی علوم، علمی وعملی کمالات وصفات سے مزین کیا ہے

☆ گجرات و بیرون گجرات بلکہ بیرون ہند آپ کے ظاہری و باطنی علوم کا مختلف النوع فیضان جاری وساری ہے،

☆ آپ کی شخصیت سے عوام وخواص کے دونوں طبقے مستفید ہورہے ہیں، پوری دنیا میں لاکھوں افراد آپ سے وابستہ ہیں۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص۸۶۰، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

ذکاوت وقوتِ حفظ

☆ آپ بچپن ہی سے سلیم الفطرت، فہیم، ذکی وذہین، قوی الحافظہ تھے، نیز صلاح وتقوی کے اعلی مقام پر فائز ہیں۔

☆ حضرت مفتی عبد القیوم صاحب راجکوٹی دام مجدہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

مفتی صاحب فطرۃً ذہین تھے اس پر حضرت فقیہ الامتؒ اور حضرت لاجپوریؒ اعلی اللہ مقامہما جیسے نادرِ روزگار اور فقید المثال فقہاء اور صاحبِ فتوی استاذوں وبزرگوں کی صحبت وتربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا تھا، اس وجہ سے دیگر علوم متداولہ پر عبور اور تبحر رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ کے اصل جواہر وکمالات فقہ وفتاوی کی صدر نشینی میں کھلے، (محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۲۳۵، مقدمہ)

ماہِ رمضان کی ۲۹ ویں شب کی پرتاثیر دعا

☆ اللہ تعالی نے آپ کو مناجات ربانی سے ایک قسم کا حظ وافر عطا فرمایا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر سال رمضان کی ۲۹ ویں رات میں ختم قرآن کے موقع پر آپ کی پرتاثیر دعا میں ہزاروں لوگ گجرات و بیرون گجرات سے آکر شریک ہوتے ہیں، اور لوگوں کا اس قدر

ہجوم ہوتا ہے کہ جامعہ کی مسجد، صحن، حوض حتی کہ جامعہ کا وسیع وعریض میدان انسانی سروں سے ڈھک جاتا ہے جیسا کہ حج کے ایام میں میدان عرفات میں سوائے انسانی سروں کے کچھ نظر نہیں آتا ہے یہ دراصل آپ کے خلوص وللّٰہیت اور تعلق مع اللہ کے مضبوط و مستحکم ہونے کی واضح دلیل ہے۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص۸۷۴، ۸۷۵، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

سنیچر کی روح پرور مجلس

☆ ہر سنیچر کے دن مسجد رحمانیہ، نشاط سوسائٹی (راندیر، سورت) میں آپ کی بڑے اہتمام سے روح پرور مجلس ہوتی ہے جس سے لوگوں کو خوب فائدہ پہنچ رہا ہے، آپ وہاں پر بیعت کے خواہش مند حضرات کو بیعت بھی فرماتے ہے، اور یہ مجلس آجکل سے نہیں بلکہ برسہا برس سے جاری وساری ہے، اور آپ کی مشہور کتاب ''حدیث کے اصلاحی مضامین'' جو تقریبا پندرہ جلدوں پر مشتمل ہے اسی مجلس بابرکت کا فیض وعطیہ ہے۔

جامعہ ڈابھیل میں منگل کی بابرکت مجلس

☆ سالہا سال سے جامعہ ڈابھیل کی عظیم الشان مسجد میں بروز منگل بعد نماز عصر آپ کی روحانی مجلس ہوتی ہے، جس میں جامعہ کے اساتذہ وطلباء اور اطراف واکناف سے لوگ آکر شریک ہوتے ہیں،

ہر ماہ کی آخری جمعرات کی عظیم الشان مجلس

☆ ہر مہینہ کی آخری جمعرات کو ایک عظیم الشان مجلس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں صرف

علماء وطلباء ہی کو شرکت کی اجازت ہوتی ہے، اس میں دور دراز سے علماء تشریف لاتے ہیں، اور فیض حاصل کرتے ہیں، آپ اس مجلس میں لوگوں کو بیعت بھی فرماتے ہیں،

تصویر کشی کے معاملہ میں عدیم النظیر احتیاط

☆ آج کے پر آشوب دور میں تصویر کشی کے معاملہ میں آپ والا کا عدیم النظیر احتیاط ضرب المثل بن چکا ہے۔

☆ آپ نے ہر محاذ پر غلط کو غلط ثابت کیا اور صحیح کی حوصلہ افزائی فرمائی، لیکن کسی بھی شخصیت کو نیچا دکھانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہر ہر شخصیت کے مقام و مرتبہ کا خوب خوب خیال رکھا۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۷۳۔۸۷۶، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲)

طلبائے کرام و مریدین سے گہرا ربط

☆ آپ شریعت وطریقت کی نسبت پر للہ فی اللہ اکابر واصاغر سے محبت و تعلق رکھتے ہیں ،اپنے مریدین و معتقدین اور شاگردان سے ایسا تعلق رکھتے ہیں کہ ہر ایک سمجھتا ہے کہ مجھ سے حضرت کا سب سے زیادہ تعلق ہے جیسا کہ حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا ہے۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۷۶، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲)

تلامذہ و متعلقین کو اہم تاکید

☆ اپنے متعلقین اور شاگردوں کو ہمیشہ یہی تاکید فرماتے ہیں کہ اہلِ مدرسہ کی طرف سے جو بھی کتاب دی جائے اسی میں خیر و برکت ہے۔

حضرت مفتی عباس صاحب بسم اللہ زید مجد ہم نے سنایا کہ ان کی تدریس کے ابتدائی دور میں جامعہ کے مؤقر استاذِ محترم حضرت مولانا یوسف صاحب کاویؒ کے بیمار ہونے کی وجہ سے "شرح ابنِ عقیل" کا سبق حضرت مفتی صاحب جو اس وقت ناظمِ تعلیمات تھے نے مفتی عباس صاحب کے نام کرنا چاہا تو وہ پس و پیش ہوئے، مفتی صاحب نے نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا؛

دیکھو! بلا طلب جو کتاب پڑھانے ملے اس کے پڑھانے میں اللہ کی طرف سے اعانت کی جاتی ہے، اور بعد طلب جو ملے اس میں یہ بات نہیں ہوتی۔

مفتی صاحب کے فرمانے کے بعد انہوں نے منظور فرمالیا، مفتی عباس صاحب فرماتے ہیں ایسا ہی ہوا، بعد تہجد دعا کی اور مطالعہ کے لئے کتاب کھولی الحمد للہ سب حل ہوتا گیا کسی جگہ کوئی پریشانی نہیں پیش آئی۔ (ماخوذ از محمود الفتاوی جلد اول، ص ۱۸۳،۱۸۴، مقدمہ)

خواتین میں بیان کرنے سے احتیاط

☆ ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا کہ خواتین کے مجمع میں بیان کرنے سے مجھے تو بہت ڈر لگتا ہے، طبیعت مائل نہیں ہوتی، پھر فرمایا کہ کچھ نہ کچھ تو دل میں آتا ہے اس لئے احتیاط کرتا ہوں، (یہ آپ کے اعلی تقوی اور احتیاط کی دلیل ہے)۔

☆ آپ خواتین کو بڑی احتیاط سے بیعت کرتے ہیں، اور ان کے محرموں کے توسط سے کرتے ہیں۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۸۷۲، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲)

اساتذۂ کرام سے استفادہ

☆ آپ نے مفتیٔ گجرات حضرت مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوریؒ اور محدث کبیر حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالنپوریؒ سے کافی استفادہ کیا ہے، فقہ وفتاوی میں آپ نے سمندر کا سمندر پی لیا ہے۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص ۱۷۸، فکر انقلاب، جنوری ۲۰۲۲)

آپ کی تعریف بزبانِ حضرت لاجپوریؒ

☆ فتاوی رحیمیہ کی اخیری جلد میں حضرت لاجپوریؒ نے مفتی صاحب کی توثیق وتعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی:

عزیزم مفتی احمد خانپوری دام مجدہ ماشاء اللہ نوجوان صالح اور جید عالم وفاضل ہیں، احقر کی انہوں نے بہت خدمت کی ہے، ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے، ماشاء اللہ اس وقت عظیم دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بخاری شریف جلد ثانی کا کامیاب درس دے رہے ہیں، اور صدر مفتی بھی ہیں، فقیہ العصر حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے معتمد خاص اور خلیفہ بھی ہیں، احقر سے زمانۂ طالب علمی سے تعلق رہا ہے، روزانہ میرے پاس تشریف لاتے تھے، آج ماشاء اللہ دینی ٹھوس خدمت کر رہے ہیں، اللہ تعالی نے مقبولیت عطا فرمائی ہے، بہت مصروف رہتے ہیں، مگر بڑے ذوق وشوق سے اس جلد کا مسودہ بنظرِ غائر ملاحظہ فرمایا، اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (تشکر وامتنان فتاوی رحیمیہ ۱۰/۱۹۔ محمود الفتاوی، ۱/۲۳۵، مقدمہ)

☆ فتاوی رحیمیہ کے سلسلہ میں آپ کی خدمت کو سراہتے ہوئے ایک اور جگہ تشکر وامتنان

کے ضمن میں حضرت مفتی سید عبد الرحیم لاجپوریؒ رقم طراز ہیں:

میرے عزیز مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم (مفتی جامعہ اسلامیہ دابھیل) کا بہت ہی ممنون ومشکور ہوں،، اس جلد کی تیاری میں ان کا بڑا حصہ ہے، مولوی رشید احمد ابن جناب اسماعیل عرف بھائی میاںؒ لاجپوری دام مجدہ و حبہ (متعلم دار الافتاء جامعہ اسلامیہ ڈابھیل) (وحال مراد: استاذ محترم حضرت مفتی رشید احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم، نائب شیخ الحدیث جامعۃ القراء ات، کفلیتہ ،سورت) جو فتاوی رحیمیہ کے بڑے قدرداں ہیں، درمیانِ مطالعہ انہوں نے احساس کیا کہ فتاوی رحیمیہ گجراتی میں ایسے بہت سے فتاوی ہیں جو اردو میں شائع نہیں ہوئے ہیں ایسے فتاوی کی انہوں نے فہرست مرتب کی، ان فتاوی کا اردو میں ترجمہ کی خدمت مفتی عبد القیوم صاحب دام مجدہ رفیق دار الافتاء جامعہ اسلامیہ ڈابھیل نے مفتی احمد خانپوری صاحب کی زیرنگرانی انجام دی وہ فتاوی شاملِ اشاعت ہیں، مفتی احمد صاحب نے تمام فتاوی کا ترجمہ اسی طرح پوری جلد کا مسودہ بنظرِ غائر ملاحظہ فرمایا۔

(تشکر وامتنان فتاوی رحیمیہ ۱۸/۸۔ محمود الفتاوی جلد اول ص ۲۳۴، ۲۳۵، مقدمہ)

مقام ومرتبہ

☆ آپ دور حاضر کے بہت بڑے مفتی وفقیہ، محدث ومفسر، مرشد کامل، متقی وصوفی، اور زاہد وعارف باللہ ہے،

☆ تفقہ وتصوف کی جامعیت سے آپ ولایت کے اعلی مقام پر ہیں جس کی گواہی امیر

الہند ،نجیب الطرفین ،داماد شیخ الاسلام حضرت مدنی اور سابق استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا قاری سید عثمان صاحب منصور پوریؒ نے دی ہے ،ایک مرتبہ ایک ولی صفت صوفی بزرگ نے امیر الہند حضرت مولانا قاری عثمان صاحب منصور پوریؒ سے پوچھا کہ اس وقت تصوف کے ماہر اور ولایت کے اعلی درجہ پر کون سی شخصیت فائز ہے؟ تو امیر الہندؒ نے جوابا فرمایا؛ کہ میرے خیال میں اس وقت سلوک و معرفت میں سب سے اعلی درجے کی شخصیت حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری ڈابھیل والے ہیں،

(اکابر دیو بند نمبر،جلد دوم،ص،۸۷۱،فکر انقلاب،جنوری،۲۰۲۲،ملخصاً)

اہتمامِ نماز اور سنت قراءت پر مواظبت

☆ آپ نماز کا بڑا اہتمام فرماتے ہیں ،برسہا برس گذر گئے کبھی آپ کی تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی ،نمازوں میں سنت قراءت کا اس درجہ اہتمام ہے کہ کبھی اس کے خلاف ہوتا ہے تو فوراً آپ کی طبیعت منقبض ہو جاتی ہے اور اس پر نکیر فرماتے ہیں ،حضر تو حضر سفر میں بھی سنت قراءت کا معمول ہے ،جمعہ کی فجر میں سنت قراءت (سورۂ الم سجدہ ،وسورۂ دہر) کا حکم فرماتے ہیں حالانکہ سفر میں ہوتے ہیں ،اپنے طلباء و مریدین کے بارے میں نماز کی بڑی فکریں کرتے ہیں ،جب بھی طلباء کو نصیحت کرتے ہیں تو نماز کے اہتمام کو اولیت دیتے ہیں خاص کر تعطیلات سے پہلے جب طلباء میں نصیحت فرماتے ہیں تو ضرور ان کو سفر اور گھر پر نماز کے اہتمام کی تلقین فرماتے ہیں ،گویا آپ نے اپنے جسم و جان کی تمام تر طاقتوں اور قوتوں کو اس ام الفرائض (نماز) کے زندہ کرنے میں صرف کر دنا اس

سلسلہ میں آپ کا جملہ مشہور ہے،، کہ میں جامعہ کی اس چہار دیواری میں کوئی بے نمازی اور جامعہ کی مسجد میں کوئی مسبوق دیکھنا نہیں چاہتا ہوں، اس اہتمام نماز پر جامعہ کے ایک طالب علم کے خواب کے ذریعہ آپ کو نبی کریم ﷺ کا سلام پیش کیا جاتا ہے اور یہ بشارت سنائی جاتی ہے کہ آپ جو کام کر رہے ہو یعنی نماز کا اہتمام کرنے کا اور طلباء سے کروانے کا یہ بہت بڑا کام ہے، میں اس سے بہت خوش ہوں اس کو کرتے رہنا،

☆ آپ کا ایک ممتاز وصف نماز کا اہتمام اور جماعت کی پابندی ہے آپ بچپن ہی سے نماز کے پابند رہے۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۶۸۔۸۷۰، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

بیت اللہ شریف میں نماز کی ادائیگی کا عالی شرف

☆ آپ نے ۱۴۲۷ھ میں اعزاز واکرام کے ساتھ بیت اللہ شریف میں سنت طریقے کے مطابق اسی طرح نماز ادا فرمائی جس طرح فتح مکہ کے موقع پر حضور ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی تھی۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۶۶، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

آپ کے پڑوس میں نماز پڑھنے والے پر کیفیات کا طاری ہونا

☆ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کے پڑوس میں جو نماز کی جماعت میں کھڑا ہوتا ہے اس پر کیفیات طاری ہوتی ہیں اس کی حقیقت تک رسائی ان لوگوں کو ہوسکتی ہے جن کو اللہ تعالی نے روحانی ملکات سے حصہ عطا فرمایا ہے

(اکابر دیوبند نمبر جلد دوم، ص، ۸۶۶، فکر انقلاب جنوی ۲۰۲۲)

نمازِ تہجد کبھی ناغہ نہیں ہوئی

☆ آپ کا تہجد پڑھنے کا معمول بھی کم عمری سے ہے بلوغت کے بعد سے آج تک کبھی تہجد ناغہ نہیں ہوئی۔ (اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص،۸٦۵، فکر انقلاب، جنوری،۲۰۲۲)

رکنِ شوری دار العلوم دیو بند

☆ آپ دار العلوم دیو بند کی مجلس شوری کے مئوقر رکن ہیں

☆ آپ اپنے اخلاق وعادات، صفات وکمالات کے اعتبار سے بعینہ مشائخِ دیو بند کے نقش قدم پر ہیں۔ (اکابر دیو بند نمبر، جلد دوم، ص،۸٦۰، فکر انقلاب، جنوری،۲۰۲۲)

شہرت پسندی سے کوسوں دور

☆ آپ شہرت پسندی وشخصی نمائش سے کوسوں دور رہ کر دینی وعلمی اور روحانی واصلاحی خدمات میں یکسوئی کے ساتھ مشغول ہیں۔ (اکابر دیو بند نمبر، جلد دوم، ص،۸٦۰، فکر انقلاب، جنوری،۲۰۲۲)

تواضع وانکساری

☆ تواضع، عاجزی، انکساری، بے نفسی، خوش اخلاقی وملنساری، دوسروں کے کام آنے کا جذبہ وغیرہ بہت سی خوبیوں اور صفاتِ حمیدہ سے اللہ تعالی نے آپ کو نوازا ہے، حالتِ سفر میں رفقائے سفر کی راحت رسانی کا بڑا خیال فرماتے ہیں، بسا اوقات ساتھیوں کا سامان بلا تکلف خود اٹھا لیتے ہیں، اور ان کی ایذاء رسانی سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

(محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۸۷، مقدمہ)

ہمت افزائی

☆ حضرت نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کی اچھی باتوں اور عمدہ جوابوں پر ان کی تعریف فرماتے ، اور ان کی ہمت افزائی فرماتے ، استاذ کا ایسا طرزِ عمل شاگردوں کے علم وعمل میں رسوخ پیدا کرنے اور ان میں اضافہ کے لئے سرتوڑ جدو جہد کرنے کا سبب ہے۔حضرت مفتی صاحب کے پاس جن طلباء نے پڑھا ہے، مشقِ فتاوی کی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ آپ محنتی طلباء سے بہت خوش ہوتے ہیں، گاہے گاہے ہدایا وتحائف سے ان کو نوازتے ہیں، کبھی افتاء سے فارغ ہونے والے طلباء کو سال کے اخیر میں گھر بلا کر عمدہ کھانوں پر مشتمل دعوت کھلاتے ،کبھی نئی کتاب آتی تو خرید کر تقسیم کرتے ،کبھی کوئی ہدیہ لاتا مٹھائی وغیرہ تو دار الافتاء کے طلباء پر تقسیم کر دیتے ،کبھی آم کے موسم میں آم کی دعوت کرتے ، اگر کوئی طالبِ علم استفتاء کا دل لگتا عمدہ جواب تحریر کرتا تو نہایت ہی مسرت کا اظہار فرماتے ہیں ،کبھی تو کسی ماہواری رسالہ میں طبع کرنے کی ترغیب دیتے ہیں ،اور اپنی وساطت سے چھپواتے ہیں ، چنانچہ بعض طلباء کے ایسے عمدہ جوابات وفتاوی ان کے فارغ ہونے سے پہلے ہی منظرِ عام پر آ گئے ،

☆ میرے (مفتی عبد القیوم صاحب راجکوٹی دامت برکاتہم ، معین مفتی جامعہ ڈابھیل)افتاء کے دوسرے یا تیسرے سال میں نے ایک سوال کا جواب تحریر کیا تو اس پر جھوم گئے اور فرمایا: افتاء کے تمام طلباء کو پڑھاؤ، حالانکہ جواب میں بظاہر ایسی کوئی خاص بات نہیں تھی ،لیکن جواب سوال کے عین مطابقِ حال تھا ،اور نگینہ کی طرح جڑتا اور فٹ

ہوتا تھا اس پر مسرت کا اظہار فرمایا۔

☆ استاذ محترم مفتی عباس صاحب (بسم اللہ، دامت برکاتہم) آپ کو صدر مفتی بنائے جانے کے وقت محرر فتاوی کی حیثیت سے دارالافتاء میں خدمت انجام دے رہے تھے، آپ نے صدر مفتی بننے کے بعد حکم دے کر زیادہ سے زیادہ جوابات تحریر کرنے کی ترغیب دی اس سے ان کو حوصلہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے استاذ محترم کے حکم کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ چھوٹے بڑے استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے، ان کو کمپنیوں کے شیئرز کے مسائل میں دسترس حاصل ہے، (محمود الفتاوی، جلد اول، ص ۲۶۱، ۲۶۲، مقدمہ)

تصنیفات وتالیفات

☆ مفتی صاحب کو جہاں اللہ تعالی نے تفقہ فی الدین کی دولت سے مالا مال فرمایا وہاں سیال قلم اور تحریری صلاحیت سے بھی نوازا ہے اگر چہ آپ خود ہمیشہ یہی کہتے اور لکھتے رہے کہ ''مجھے مضمون نگاری نہیں آتی''، لیکن واقعہ یہ ہے کہ آپ کی تحریر خالص عالمانہ و محققانہ اور لب لباب کی حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ (محمود الفتاوی جلد اول، ص ۲۷۵، مقدمہ)

آپ کے افادات وتصنیفات مندرجۂ ذیل ہیں۔

(۱) مبادیاتِ حدیث

(۲) تسہیل السراجی

(۳) حدیث کے اصلاحی مضامین (مکمل)

(۴) مکتوباتِ فقیہ الامتؒ بنام حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری (قسط رابع)

(۵) مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں صاحبؒ کی مقبولیت کا راز

(۶) رمضان المبارک کی تیاری

(۷) نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت

(۸) بیعت ہونے والوں کو ہدایات

(۹) سوانحِ مفتی بسم اللہ صاحب (گجراتی)

(۱۰) مسلم پرسنل لاء (گجراتی)

(۱۱) کاروباری مسائل اور ان کا شرعی حل (قسط اول، متعلقہ ہوٹل)

(۱۲) اصلاحِ معاشرہ

(۱۳) بیاناتِ مکاتیب

(۱۴) محمود الفتاوی (مکمل)

(۱۵) محمود المواعظ (مکمل)

(۱۶) محمود المکاتیب

(۱۷) محمود الرسائل

(۱۸) محمود الخصائل فی شرح الشمائل

(۱۹) آسان درسِ قرآن (تفسیر سورۂ فاتحہ)

(۲۰) فتح اللہ الاحد شرح الادب المفرد

(۲۱) درس ختم بخاری (۱۴ مجالس ختم بخاری کا مجموعہ)

(۲۲) درس مسلسلات (چند اہم یادداشتیں)

(۲۳) دعا ایسے مانگیں

(۲۴) فضلاء سے اہم خطاب

(۲۵) برما اور عالمی حالات

(۲۶) مفتیان کرام سے رہنمایانہ خطاب

(۲۷) "تربیۃ الاولاد فی الاسلام" کا ترجمہ

(۲۸) مختصر سوانح مشائخ چشت

(۲۹) ترجمۂ فتاوی رحیمیہ، جلد اول و دوم (جن حضرات نے ان فتاوی کا گجراتی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے، ان میں آپ بھی ہیں،)

(۳۰) **دیگر رسائل** : مذکورہ کتابوں کے علاوہ آپ نے کئی مضامین و رسائل تحریر فرمائے ، مثلاً مشاہدات ، خطبۂ استقبالیہ وغیرہ، نیز حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کاندھلویؒ اور فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کی سوانح حیات پر ایک طویل مضمون تحریر فرمایا جو کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا۔ ایسے ہی بعض سوالات کے جوابات میں طویل مضامین تحریر فرمائے جو اردو گجراتی زبان میں مستقل شائع ہوئے جیسے کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام ، منگنی اور نکاح کے رسوم ، شبِ زفاف منانے کا طریقہ، ایمان ختم کرنے والے گیت وغیرہ وغیرہ، یہ رسائل فتاوی میں شامل کر لئے گئے ہیں۔

(ماخوذ از محمود الفتاوی، ج ا ص ۲۸۶۔ اکابر دیوبند نمبر، جلد دوم، ص، ۸۷۷، فکر انقلاب، جنوری، ۲۰۲۲، ملخصاً)

ناجائز جوتے پہننے میں احتیاط

☆ ایک مرتبہ ڈابھیل سے دیوبند جاتے ہوئے مفتی صاحب دہلی میں حاجی منصور صاحب کے مکان میں مقیم تھے ..... چند روز کے بعد مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی مد ظلہ العالی کو دیوبند کے سفر میں ان کے مکان پر قیام کی نوبت آئی، اس وقت حاجی منصور صاحب نے سنایا کہ " مفتی صاحب کے جوتے سوّر کے چمڑے سے بنائے گئے تھے ،ان کو پتہ نہیں تھا ، بتایا کہ یہ تو سور کے چمڑے سے بنے ہیں تو فوراً نکال دیے اور دوسرے جوتے یا چپل پہن لئے ۔ حالانکہ وہ جوتے بہت قیمتی اور باہر کے کسی ملک کے بنے ہوئے تھے، لیکن جب علم ہوا تو ایک گھڑی بھی ایسے ناجائز جوتے پہننے کو گوارا نہیں کیا

(محمود الفتاوی ، جلد اول ، ص ۶۷، مقدمہ)

اصلاحِ نفس کا من جانب اللہ انتظام

☆ (حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی خود بیان فرماتے ہیں:) سفرِ کلکتہ کا واقعہ ہے ابتداءً حضرت (فقیہ الامتؒ) کے سفر کا پروگرام ایک یا دو روز کا تھا، مگر اتفاق سے کلکتہ میں مزید چار روز رکنا پڑا ، پروگرام کے مطابق میں نے کپڑے ساتھ نہیں لئے تھے ، پہنے ہوئے کپڑوں میں گیا تھا ، اس کو دھونے کی نوبت نہیں آئی ، لہذا میلے ہو گئے ،کلکتہ سے دیوبند واپسی بذریعۂ ہوائی جہاز ہوئی ، میری زندگی میں ہوائی جہاز میں سفر کا یہ پہلا موقع تھا، نفس میں عجب اور پندار ہونے کا احتمال تھا، اسی سفر میں حضرت کے بیگ کا پٹہ ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے بیگ سر پر اٹھانا ضروری ہو گیا ، ہوائی جہاز میں سفر کی وجہ سے

نفس میں شان وآن پیدا ہونے کے احتمال کا میلے کپڑے اور سر پر ٹوٹے ہوئے بیگ کے ذریعہ اللہ تعالی نے اصلاحِ نفس کا انتظام فرمادیا۔ (محمود الفتاوی، ج۱،ص ۱۶۴، ۱۶۵، مقدمہ)

حضرت لاجپوریؒ نے آپ کی بات قبول کرلی

☆ حضرت (مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب) لاجپوریؒ زندگی کے اخیری سالوں میں متعدد امراض کی وجہ سے بہت ہی ضعیف ہو چکے تھے، آنکھوں میں بصارت ختم ہو چکی تھی، بالکل صاحب فراش تھے، حالت بالکل نازک ہوگئی، اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تو خدام نے تیمّم کر کے نماز پڑھنے کو کہا مگر تیار نہ ہوئے، اور فرمایا کسی طرح وضو کرا کر ہی نماز پڑھاؤ۔

☆ ایک روز مفتی صاحب کی تشریف آوری ہوئی، خدام نے مفتی صاحب کے ذریعہ کہلوایا کہ آپ تیمّم کر کے نماز پڑھنے کو کہئے؛ چنانچہ مفتی صاحب نے کہا تو بات قبول کرلی اور تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع فرمادیا، دوسرے روز پھر مفتی صاحب حاضر ہوئے تو فرمایا: کل سے آپ کے کہنے سے تیمّم کر کے نماز پڑھتا ہوں، اس کے چند روز بعد حضرتؒ کا وصال ہوگیا۔ (محمود الفتاوی، جلد اول ص ۲۳۸، مقدمہ)

ملفوظات وفرمودات

فرمایا: اپنے بڑوں کا ادب کرو، جب ان کا نام لکھو تو پورے احترام کے ساتھ لکھو، ان کو ہمارے بڑوں نے جو القاب دیے ہیں پہلے اس کو لکھو پھر اخیر میں دعائیہ جملہ لکھو۔

فرمایا: جو شخص اپنے اصل مقصد میں عجلت کرے وہ صحیح آدمی نہیں ہے، جیسے نماز میں عجلت

کرنا، اسی طرح فتوی لکھنے میں عجلت کرنا،

فرمایا؛ ادب کہتے ہیں ہر چیز کو ادا کرنے کا عمدہ سے عمدہ طریقہ کہ اس کے مطابق اس کو انجام دینا اور پورا کرنا یہ اس چیز کا ادب ہے۔فرمایا کہ لکھنے کا ایک ادب ہے، پڑھنے کا ایک ادب ہے، بولنے کا ایک ادب ہے، چلنے اور بیٹھنے کا ایک ادب ہے اسکو سیکھو۔

فرمایا؛ فتاوی کے سلسلہ میں ہمارے اکابر سب کچھ کر گئے ہیں، ہم کو جہاں تک ہو سکے انہیں کی عبارتوں کو نقل کرنا ہے اس لئے کہ اس میں ہماری تربیت بھی ہے۔

فرمایا؛ ایک کتاب دیکھ کر مطمئن ہو کر بیٹھا نہ کرو، ایک مسئلہ پر ہر ہر کتاب اٹھا کر دیکھو، کم از کم اردو فتاوی ایک طرف سے سب دیکھ لو۔

فرمایا؛ آدمی اگر اپنے فرضِ منصبی کی فکروں میں لگا رہے تو دوسری فکروں سے مامون رہتا ہے ،اگر فرضِ منصبی کی فکروں میں نہ لگے تو فضول فکروں میں لگ جاتا ہے، حالانکہ اول (فرضِ منصبی) کی فکروں میں لگے رہنا نعمت ہے اور دوسری فکروں کا مسلط ہونا عذاب ہے۔

فرمایا؛ طلباء میں ذوقِ جستجو و مطالعہ پیدا کرنے کے لئے ایک موقع پر فرمایا؛ بڑے حضرت (حضرت فقیہ الامتؒ) فرمایا کرتے تھے کہ فقہ ایک جنگل ہے، ہمیں اس میں ہمارے لائق قربانی کا جانور تلاش کرنا ہے۔

فرمایا؛ ایصالِ ثواب کے مقابلہ میں میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا اہم ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی جیل خانہ میں ہے اس قیدی کو رہا کرنے کی کوشش کرنا اہم

ہے بہ نسبت ٹفن پہنچانے کے۔

فرمایا؛ اگر تم اپنے علم میں برکت پیدا کرنا چاہتے ہوں تو میری اس بات پر عمل کرو کہ جس کتاب سے جو عبارت لو وہاں اس کتاب کا حوالہ لکھ دو، چاہے وہ چار صفحے کا کتابچہ ہی کیوں نہ ہو اس سے علم میں برکت ہوگی۔ (ماخوذ از مقدمۂ محمود الفتاوی جلد اول ،ص،۲۵۶ تا ۲۶۱ و ۲۲۰، ملخصاً)

فرمایا؛ ایک سبحان اللہ اگر اللہ تعالی ہماری زبان سے ادا کروا دے تو یہ ہمارے لئے سارے جہاں کی دولت سے بڑھ کر ہے، دنیا کی کوئی دولت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

(محمود المواعظ جلد اول ،ص، ۲۵۷)

دین کے تمام شعبوں کو دین سمجھنا

فرمایا؛ دین کے مختلف شعبوں کو دین سمجھنا ،ان کو درست سمجھنا ضروری ہے ۔ دینی امور میں تو ہر ایک دوسرے کا معین و مددگار رہوتا ہے۔

دین کے تمام شعبوں میں اور کام کرنے والوں میں آپس میں اتحاد اور اتفاق ہونا چاہیے۔ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ نے لاجپور کے اجتماع کے موقع پر آخری مجلس میں جو تقریر فرمائی تھی وہ مجھے خوب یاد ہے، حضرت نے فرمایا تھا کہ دین کے یہ تمام شعبے اہمیت کے حامل ہے ، ہر شعبے والے مل جل کر آپس میں ایک دوسرے کے تعاون سے ان کاموں میں لگے ،اور کسی کی تحقیر یا تنقیص دل میں نہ رکھے تو ان شاء اللہ بڑی کامیابی ہوگی۔ (تلخیص از محمود المواعظ جلد اول ،ص، ۲۱۹، ۲۲۰)

اہل علم کا تعاون

فرمایا: ہمارا اور ہمارے اکابر کا طریقۂ کار یہ رہا ہے کہ ہمارے بزرگوں کے جو مختلف سلسلے ہیں اس میں ایک سلسلہ یہ بھی ہے اور یہ کام بھی گویا ان سلسلوں کا ایک حصہ ہے، لہذا اس کام کے سلسلے میں جتنے اشکالات کئے جاتے ہیں، ہم دارالافتاء کے ذریعہ آپ کی طرف سے اس کا دفاع اور ڈیفنس کرتے ہیں، کوئی یوں نہ سمجھے کہ یہ لوگ ہمارا کوئی تعاون نہیں کرتے، ہمارا کوئی ساتھ نہیں دیتے، ہم علمی طور پر جتنا دفاع کرتے ہیں اس کا لوگوں کو اندازہ نہیں، اگر یہ دفاع نہ ہوتو تبلیغ کے خلاف ایسی ایسی چیزیں شائع ہوتی کہ کام کرنے والوں کو کوئی دنیا میں زندہ نہ رہنے دیتا۔

علمی طور پر اہل علم، مفتیانِ کرام اور علماء کرام اس کام پر ہونے والے اعتراضات کا علمی انداز میں جائزہ لے کر اس کا دفاع کرتے ہیں، ہمارے اکابر بھی یہ خدمت کرتے تھے اور اسی کے نتیجہ میں کام کو تقویت ہوئی اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔

(محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۱۷، ۲۱۸، تواصی بالحق والصبر اور تبلیغ کی محنت)

مسلمان کی عیب جوئی اور عیب پوشی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من ستر مسلماً ستره الله فى الدنيا و الآخرة جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اس کے عیب چھپائے گا تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائیں گے۔

یہ بھی بہت اہم چیز ہے، خاص کر اس زمانہ میں ہمارا دیندار طبقہ بھی اس

مصیبت میں گرفتار ہے، ہم اور آپ اپنے آس پاس اور اپنے ملنے والے بہت سے لوگوں کے متعلق اپنے دلوں میں ناروا جذبات لئے پھرتے ہیں اور ذرا موقع ملا تو کوئی کسی کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتا، بعض تو با قاعدہ دوسروں کے عیوب معلوم کرنے کے درپے ہوتے ہیں، حالانکہ اس حدیثِ پاک میں بڑی وعید آئی ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، جو لوگوں کے عیب تلاش کرتا ہے، اگر وہ گھر کے اندر بھی کوئی جرم کرے گا تو اللہ تعالی اس کو ظاہر کرے گا اور رسوا کرے گا۔ (محمود المواعظ جلد اول ص، ۲۵۱، ۲۵۲)

انسان اپنے جسم کا مالک نہیں

فرمایا: ہم اپنے جسم کے مالک نہیں یہ تو اللہ تعالی نے ایک مقررہ وقت کے لئے، جب سے ہم پیدا ہوتے ہیں،، وہاں سے لیکر وفات تک، جب تک ہمارا دنیا میں رہنا اللہ کو منظور ہے وہاں تک، ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے، ہم اس کو اسی طرح استعمال کرسکتے ہیں، جیسا اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے اور اجازت دی ہے، اور جس طریقے سے منع فرمایا اس طرح ہم استعمال نہیں کرسکتے۔ (محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۶۳)

دل کی بے قراری کا علاج اسلام میں ہے

فرمایا: آج کی دنیا اتنی پریشان ہے کہ وہ اپنی اس بے چینی و بے قراری کو دور کرنے کے لئے چین و قرار کا کوئی سامان تلاش کر رہی ہے، اور وہ اسلام قبول کرنے کے واسطے بے چین ہے، موجودہ دنیا میں دل کی بے قراری کے ایسے ایسے سامان ہو چکے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس دنیا کے عیش و آرام کے سارے اسباب موجود ہے .... پھر بھی نیند کی

گارنٹی دی جاسکتی ہے؟ نیند نہیں آئے گی ، نیند تو دوسرے اسباب سے آتی ہے، دل کے اندر ہی اگر آگ لگی ہوئی ہے تو مکان کتنا ہی ٹھنڈا کرو، دل کی آگ ایر کنڈیشنر سے بجھتی نہیں ہے، دل کی آگ کو بجھانے کے لئے تو دوسرا طریقہ ہے ”الا بذکر اللہ تطمئن القلوب“ کہ اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمنان وسکون نصیب ہوا کرتا ہے، دل کی بے چینی و بے قراری اور دل میں لگی ہوئی آگ کو دور کرنے کا یہی ایک مجرب راستہ ہے

(محمود المواعظ، جلد اول، ص ۳۳۱، ۳۳۲، بتغیر یسیر)

دین کے تمام شعبوں پر عمل ضروری ہے

فرمایا؛ جہاں ہم عبادتوں کا اہتمام کرتے ہیں ، وہاں ہم اخلاق کا، معاملات کا، اور معاشرت کا اہتمام بھی کریں...... اور یہ سمجھیں کہ معاشرت بھی دین کا ایک حصہ ہے ، اگر اس کو درست کریں گے تو لوگوں کے سامنے زبانی دعوتِ اسلام پیش کرنے کی ضرورت نہیں ، ہماری معاشرت ہی عملی دعوت ہوگی ، اور اس کو دیکھ کر لوگ اسلام قبول کریں گے۔

(محمود المواعظ، جلد اول، ص ۳۰۸)

رسم ورواج کی پابندی اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے

فرمایا؛ جو آدمی رسم کی پیروی میں خرچ کرتا ہے وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے، وہ رواج کو اور غیر شرعی چیز کو بڑھاوا دے رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:” ابغض الناس الی اللہ ثلا ثة “ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کی نگاہ میں تین آدمی ہیں۔ ”ملحد فی الحرم“ ایک تو وہ آدمی جو حرم

میں رہتے ہوئے بے دینی کا ارتکاب کرے، دوسرا ہے "مبتغ فی الاسلام سنة الجاھلیة" مسلمان ہوتے ہوئے جاہلیت کے طور وطریق کو اختیار کرنے والا۔ تیسرا ہے "مطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمه" ۔کسی آدمی کو مروانے کے لئے ناحق اس کی جان لینے کا خواہشمند،

(بخاری، کتاب الدیۃ، باب طلب دم امرئ بغیر حق۔ محمود المواعظ، جلد اول، ص ۲۸۶، ۲۸۷)

عقائد کی درستگی کی ضرورت

فرمایا: جب تک کہ آدمی کا عقیدہ درست نہ ہو وہاں تک وہ مومن نہیں ہوسکتا۔ عقیدے پر تو ایمان موقوف ہے،

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بولنے میں ایسے ایسے الفاظ وکلمات اپنی زبان سے نکالتے ہیں کہ اگر آپ ان کلمات کے متعلق کتابوں میں دیکھیں تو حکم لکھا ہے کہ ایسا کہنے کی وجہ سے آدمی ایمان سے نکل جاتا ہے، لیکن اس اللہ کے بندے کو یہ معلوم نہیں کہ میں نے جو بات زبان سے نکالی اس کی وجہ سے ایمان جاتا رہا،

اسی طرح ایسے کام اور افعال جن کے کرنے سے آدمی ایمان سے نکل جاتا ہے ان کو جاننا بھی ضروری ہے، (محمود المواعظ، جلد اول، ص ۳۰۳، ۳۰۴)

مسلمان کی دینی خیر خواہی

فرمایا: اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک کی جو تاکید فرمائی ہے اسی کا اولین اور عظیم شعبہ یہ ہے کہ ہم دین کی نسبت سے اپنے بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ خیر خواہی

کریں، اپنی اصلاح اپنی فکر اور اپنے آپ کو دین سکھانے کے ساتھ اپنے بھائی جو دین سے بے خبر ہیں اور دینی احکام سے ناواقف ہیں، اللہ تعالی سے کٹے ہوئے اور اللہ سے دور ہیں، اپنے ماحول میں جن کو علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا، کسی نے ان کو آگاہ نہیں کیا، اللہ کے ایسے بندوں کو اللہ کی طرف دعوت دی جائے، تو یہ بھی ان کے ساتھ بہت بڑی شفقت اور مہربانی ہے۔ (محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۵۳، ۲۵۴)

مخلوق کو فائدہ پہنچانے پر اللہ کی رضا

فرمایا: اللہ تعالی کی کسی بھی مخلوق کو آدمی فائدہ پہنچاتا ہے تو اللہ تعالی اس پر راضی ہوتے ہیں...... اللہ تبارک وتعالی کے یہاں مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک کی بڑی قدر ہے، اس لئے جو شخص کسی مومن کی دنیا کی کوئی معمولی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالی قیامت کی بڑی تکلیف اس سے دور فرمائیں گے، اس میں ہر نوع کی تکلیف شامل ہے، مادی اور مالی بھی شامل ہے، روحانی بھی ہے، اور جسمانی بھی ہے۔ (محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۴۹، ۲۵۰)

وقت اور صحت اللہ کی دو بڑی نعمتیں ہیں

فرمایا: اللہ تعالی کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے معاملہ میں لوگ بہت گھاٹے میں ہیں، وہ دو نعمتیں کیا ہیں: ایک ہے فرصت اور دوسری ہے تندرستی۔

اس لئے اللہ تبارک وتعالی نے انسان کو زندگی کا جو موقع عطا فرمایا ہے اور فرصت کے لمحات کی جس نعمت سے نوازا ہے اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور اس کی قیمت وصول کرنی چاہئے اسی طرح جسمانی تندرستی کی نعمت سے کام لے کر بہت زیادہ

اس کی قیمت وصول کرنی چاہیئے۔ (ماخوذ از محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۱۹۹، ۲۰۰)

ایک منٹ کی قدر و قیمت

فرمایا؛ ایک منٹ میں ہم ۷۰ مرتبہ ''سبحان اللہ'' آسانی سے پڑھ سکتے ہیں، گویا ایک منٹ میں جنت کے ۷۰ درخت آسانی سے لگوا سکتے ہیں، اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو سوچئے کہ ہم نے اپنی زندگی کے ایک منٹ سے کتنا بڑا فائدہ اٹھایا،

کیا دنیوی اعتبار سے ہم ایک منٹ کی اتنی قیمت وصول کر سکتے ہیں؟

اب بھی اگر ہم اپنی توجہ اور اپنا دھیان آخرت کی بجائے دنیا میں لگاتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو دنیا کے لئے استعمال کرتے ہیں تو سچ بتایئے کہ ہمارا یہ سودا گھاٹے اور نقصان کا سودا ہے یا نہیں؟ (محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۱۰)

ہر کام اللہ کے لئے کریں

فرمایا؛ ہم جو کریں وہ اللہ کے لئے کریں، اپنے نفس کے لئے نہ کریں۔ یہ ہے فرق دین اور دنیا میں۔ نظریہ بدل جانے سے دنیا بھی دین بن جاتی ہے، اور اس کے بدل جانے سے دین بھی دنیا بن جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں وہ کیفیت عطا فرمائے کہ ہم سب کچھ اللہ ہی کے لئے کرنے والے بن جائیں۔ (محمود المواعظ، جلد اول، ص، ۲۷۶)

اللہ تعالی حضرت کی عمر میں بہ عافیت وصحت خوب خوب برکت عطا فرمائے، چہار دانگ عالم میں آپ کے فیض کو عام و تام فرمائے، نیز ہم سالکین و مریدین کو حضرت کی ذات بابرکت سے خوب مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین، یارب العالمین،

العبد الضعیف؛ امتیاز عفی عنہ

۸ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۷ اگست ۲۰۲۲ عیسوی

بروز اتوار

باسمہ تعالی



(مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول، ضلع جوناگڈھ، گجرات)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

برادرانِ اسلام؛ مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول، ضلع جوناگڈھ، گجرات، ایک معروف ومشہور ادارہ ہے ،جس کی ابتداء ۱۹۹۵ء عیسوی میں ایک کرایہ کے مکان سے ہوئی، رفتہ رفتہ یہ ادارہ ترقی پذیر ہوا، اور اپنی علمی و روحانی خدمات سے لوگوں میں تعلیم وتربیت، تہذیب وثقافت کا بہترین ثبوت پیش کیا، کئیں تشنگانِ علم نے اس چشمۂ علم وعرفاں سے اکتسابِ فیض کیا، اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے،

مدرسہ ہذا میں گجرات، ہریانہ، کے طلبائے کرام قیام وطعام کے ساتھ حصولِ تعلیم وتربیت میں مصروفِ عمل ہے الحمدللہ! اس ادارہ میں دینی تعلیم، ناظرہ، حفظ، قراءت، اردو، فارسی وعربی، اسی کے ساتھ دنیوی تعلیم، ایک سے دس کلاس کمپیوٹر کلاس وغیرہ کا بہترین نظم ونسق ہے

اس ادارہ کے ماتحت مکاتب کا بھی شاندار نظم ہے، جس میں کافی طلباء وطالبات تعلیم حاصل کر کے اپنی علمی پیاس بجھا رہے ہیں، اور وقت کی نزاکت کے پیشِ نظر خصوصا طالبات کی تعلیم وتربیت کے لئے باصلاحیت معلمات کا معقول انتظام ہے،

مدرسہ ہذا میں میت کی تجہیز وتکفین کے لئے باقاعدہ کمرہ بنایا گیا ہے، کیونکہ یہاں اکثر ایسی میت آتی رہتی ہے جو تصادم وٹکراؤ کی زد میں آچکی ہو یا اور کسی حادثۂ فاجعہ سے متأثر ہوئی ہو اور اس کو دیر رات میں فی الفور گھر پہنچانا مناسب بھی نہیں ہوتا ہے، اسلئے اس کو مدرسہ میں لایا جاتا ہے، چونکہ مدرسہ شہر سے باہر لبِ سڑک واقع ہے اس لئے یہاں لانے میں کافی سہولت ہوتی ہے پھر یہیں پر تجہیز وتکفین کروا کر میت کو دن چڑھے ان کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس خدمت پر مدرسہ ہذا کے دو مؤقر اساتذۂ کرام مامور ہے، جو میت کی تجہیز و تکفین کے فرائض سنت طریقہ پر انجام دیتے ہیں، یہ خدمت مدرسہ ہذا میں کافی عرصہ سے جاری ہے اور الحمدللہ اس سے لوگوں کو کافی سہولت اور فائدہ پہنچ رہا ہے،

نیز ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں غریب ،یتیم ، بیوہ اور حاجت مند لوگوں کے لئے مدرسہ کی جانب سے اناج ،تیل وغیرہ کی کیٹیں تقسیم کی جاتی ہے، اگر وہ مستحقِ زکوۃ ہو تو زکوۃ کی رقم سے اور اگر مستحقِ زکوۃ نہ ہو لیکن ظاہری حالت اس قدر مکسور ہو کہ بذاتِ خود اپنا گذر بسر نہ کر سکتے ہو تو ایسے حاجت مندوں کے لئے للہ رقم سے مدد فراہم کی جاتی ہے، جس سے ان کا رمضان کافی سہولت سے گذر جاتا ہے، اس لئے اصحابِ خیر حضرات سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں حصہ لیکر غرباء و مساکین اور محتاجوں کے معاون و مددگار بنیں اور دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرتے رہیں،

مدرسہ ہذا کی مستقل کوئی آمدنی نہیں ہے محض اللہ کے فضل و کرم، آپکی مخلصانہ دعا اور اصحابِ خیر کے تعاون سے اخراجات کی تکمیل ہوتی ہے لہذا آپ سے قوی امید ہے کہ اپنی پرخلوص دعاؤں میں مدرسہ کو یاد فرمائیں گے اور مدرسہ کے تکفل کے لئے اپنا قیمتی سرمایہ دیکر، دلا کر یا اصحابِ خیر کو متوجہ فرما کر معین و مددگار ثابت ہونگے۔

فقط والسلام

☆مفتی عبدالغفور صاحب پٹیل دامت برکاتہم ☆

بانی: مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول

موبائل: ۹۸۲۴۳۸۶۷۶۴

☆مولانا داؤد صاحب پیر دامت برکاتہم ☆

مہتمم: مدرسہ فیض القرآن قوۃ الایمان، مانگرول، ضلع جوناگڈھ، گجرات

موبائل: ۹۸۲۴۸۳۴۵۳۱

مرتب کی دیگر تالیفات

(۱) خطبات جمعہ وعیدین	(عربی)
(۲) اپنے ایمان واعمال کی حفاظت کیجئے	(اردو)
(۳) فضائل سے متعلق چالیس احادیث	(اردو)
(۴) فضائل سے متعلق چالیس احادیث	(گجراتی)
(۵) گلشن اسلام	(اردو)
(۶) گلشن اسلام	(گجراتی)
(۷) علم وعلماء اور حفاظ کا مقام	(اردو)
(۸) اصلاحی مضامین	(اردو)
(۹) چار چار باتوں کا گلدستہ	(اردو)
(۱۰) نصیحت آموز اقوال محمودہ	(اردو)
(۱۱) ثواب کا خزانہ	(اردو)
(۱۲) حیات شیخ لعلؒ	(اردو)
(۱۳) حیات مفتیؒ مانگرول	(اردو)
(۱۴) فیض العظیم علی ختم البخاری	(اردو)
(۱۵) علم التجوید	(اردو)
(۱۶) رودِ زلزلہ	(اردو)